الجواب بعون ملھم الصواب

Energy Drink:Sting/Red Bull کے متعلق ہمیں تحقیق نہیں، تاہم اصولی جواب یہ ہے کہ گوشت کے علاوہ کھانے پینے کی دوسری چیزوں کو اس وقت تک حلال اور مباح سمجھا جائیگا جب تک انمیں حرام ہونے پر کوئی دلیل یقینی طور پر یا ظن غالب کی حد تک قائم نہ ہو جائے، مثلاً روٹی، پانی یا دوسری غذائی اشیاء میں چونکہ حلال ہونا اصل ہے اس لئے یہ چیزیں خواہ کسی مسلمان سے حاصل ہوں یا کسی کافر سے، کسی مسلم ملک سے درآمد ہوئی ہوں یا غیر مسلم ملک سے بہر صورت اس وقت تک وہ چیزیں حلال اور پاک سمجھی جائیں گی جب تک ان میں کوئی حرام یا ناپاک چیز شامل ہونے کا کوئی ثبوت یا دلیل یقینی طور پر یا ظن غالب کی حد تک معلوم نہ ہو جائے، البتہ جب دلیل سے یہ ثابت ہو جائے کہ کسی حلال چیز میں کوئی ناپاک یا حرام چیز شامل کی گئی ہے تو اس وقت وہ حلال چیز حرام اور ناپاک ہو جائیگی۔ لیکن خیال رہے کہ شرعی نقطہ نگاہ سے حرام یا ناپاک ہونے کی دلیل یا ثبوت اسکو کہا جائیگا جس میں اس کے تمام پہلوؤں پر فقہی اعتبار سے تحقیق ہو جانے کے بعد اسکا حرام ہونا یا ناپاک ہونا ثابت ہوا ہو یا اس چیز میں حرام چیز یا ناپاکی نظر آرہی ہو ورنہ اس کے حرام ہونے کا یقینی حکم نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ کسی حلال چیز کو حرام قرار دینے کے لئے شرعی دلیل اور مستند ثبوت کے بغیر محض یہ بات کافی نہیں کہ لوگوں کے درمیان اس کا حرام ہونا مشہور ہو جائے، یا اس کی حرمت کے متعلق اخبارات یا جریدوں میں مختلف خبریں یا مضامین شائع ہو جائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن چیزوں میں اصل اباحت اور حلت ہے ان میں اگر حرام یا ناپاک ہونے کا کوئی شبہ پیدا ہو جائے اور وہ شبہ کسی دلیل سے پیدا ہوا ہے تو اس صورت میں بھی اس شبہ کے نتیجے میں اس مباح چیز کو چھوڑ دینا شرعاً واجب نہیں، بلکہ شبہ سے بچنے کی غرض سے اسکو چھوڑنا مستحب اور تقوی کا تقاضا ہے۔ لیکن پیدا ہونے والا شبہ اگر کسی دلیل سے پیدا نہ ہوا ہو تو ایسے شبہ کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں، اس لئے اس سے بچنا شرعاً مستحب بھی نہیں ہے، کیونکہ بلا دلیل پیدا ہونے والا شبہ وسوسہ ہے اور وسوسہ کی وجہ سے کسی حلال اور جائز چیز کو ترک کرنے، کسی دوسرے کو ترک کرنے کا مشورہ دینے یا اسکے متعلق بہت زیادہ کنج کاؤ میں پڑنے کی شرعاً ضرورت نہیں بلکہ ایسی صورت میں اس تحقیق اور کھود کرید میں لگ جانے میں کہ اسمیں کوئی حرام چیز تو

دار الافتاء

شامل نہیں ہوگئی، شرعی احکام میں بلاوجہ تنگی پیدا کرنا ہے جو شرعاً پسندیدہ نہیں، چنانچہ مؤطا امام مالک، سنن کبریٰ، سنن دار قطنی وغیرہ کتبِ حدیث میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور واقعہ مذکور ہے کہ آپ ایک جنگل اور بیابان سے گزر رہے تھے، آپکے ساتھ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، راستے میں وضو کے لئے جب ایک حوض پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغرضِ تحقیق صاحبِ حوض سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے حوض پر درندے پانی پینے کے لئے آتے ہیں؟ (فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟) اس سے پہلے کہ حوض والا کچھ جواب دیتا، حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے حوض والا ہمیں مت بتانا کہ اس حوض پر درندے آتے ہیں یا نہیں؟ (فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا) وجہ یہی تھی کہ چونکہ پانی میں اصل حلت اور طہارت ہے جس سے اصلاً وضو کرنا جائز ہے، لہٰذا بلاوجہ کھود کرید میں پڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ جب تک اس میں کوئی ظاہری ناپاکی یا یقینی طور پر اسکے ناپاک ہونے کا علم نہ ہو جائے اس وقت تک اصل حلت کی بنیاد پر اس سے وضو غسل وغیرہ جائز ہے۔

لہٰذا سوال میں مذکور مشروبات کے بارے میں جب تک مذکورہ تفصیل کے مطابق اسکے حرام یا ناپاک ہونے کا علم نہ ہو اس وقت تک انہیں حلال ہی سمجھا جائیگا اور انکا استعمال جائز ہوگا، تاہم اگر کسی دلیل سے ان میں کوئی شبہ پیدا ہو گیا ہو تو چونکہ مذکورہ مشروبات محض طاقت و تفریح کے لئے ہیں جنکا استعمال ضروری نہیں ہے اس شبہ سے بچنے کی خاطر احتیاط کرنا چاہے اور انہیں ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ (دع ما یریبک مالا یریبک) .... واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۹/۲/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱/۳/۱۴۲۳ھ

دار الافتاء

مفتی